© rasailojaraid.com

حافظ عبدالعزیز علوی
(شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ)

تصویر کی شرعی حیثیت

الحمد لله و کفیٰ والصلاۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

تصویر کا لغوی مفہوم ومعنی: تصویر کا معنی ہے. صَنعُ الصورۃ ،تصویر بنانا۔ صورۃ الشئی کا معنی ہوتا ہے "هیئته الخاصة التی یتمیز بها عن غیرہ" اس کی مخصوص ہیئت وشکل جس کے واسطے سے وہ دوسری چیزوں سے ممتاز ہوجائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کو مصور کہا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے تمام موجودات کو ان کے اختلاف وکثرت کے باوجود مخصوص شکل اور الگ ہیئت عنایت فرمائی ہے۔ (نهـــاية ابن اثیر اور لسان العرب)

اقرب الموارد میں ہے" صـور تـصـویـراً جعل له صورة وشکلاً "اس کی صورت اور شکل بنائی۔ ونقشه ورسمه اس کے خدوخال بنائے ،اس کی منظر کشی کی ،تصویر بنائی۔ ج ا، ص ۶۶۹

الصورة بالضم: صاد کے ضمہ کے ساتھ الشکل، وکل مایصور مشبهاً بخلق اللہ من ذوات الـــروح وغیـرهـــا. ذی روح اور غیر ذی روح کی اللہ کی تخلیق کی مشابہت میں تصویر بنانا۔ تاج العروس ج ۲ ص ۳۴۲ میں ہے "الصورة ما ینتقش به الانسان ویتمیز بها عن غیرہ۔

انسان کے خدوخال بنانا جس سے اس کو پہچانا جاسکے اور دوسری چیزوں سے وہ ممتاز ہوسکے۔

مفردات القرآن اردو ص ۹۵۰ از امام راغب میں ہے کسی عینی یا مادی چیز کے ظاہری نشان اور خدوخال جس سے اسے پہچانا جاسکے اور دوسری چیزوں سے اس کا امتیاز ہوسکے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

القاموس الوحید ص ۹۵۰ میں ہے۔ صور الشئی او الشخص: تصویر بنانا یا نقشہ کھینچنا، منظر کشی کرنا، فوٹو کھینچنا، التصویر، انسان کا فوٹو، تصویر (۲) کسی بھی جان دار یا غیر جاندار کی تصویر جو قلم وغیرہ سے کاغذ یا دیوار وغیرہ پر بنائی گئی ہو یا کیمرے سے لی گئی ہو۔ التصویر الشمسي: کیمرے سے لیا ہوا فوٹو، عکسی تصویر، التصویر الفوتو غرافی: عکسی تصویر، فوٹو،

الموسوعة الفقهية (کویتی) ج ۲۲ ص ۹۳۰۹۲ میں ہے۔ التصویر، صنع الصورة التی هی تمثال الشئی ای ما یماثل الشئی ویحکی هئیته التی هو علیها سواء أکانت الصورة مجسمة او غیر مجسمة او کما یعبر بعض الفقهاء ذات ظل أو غیر ذات ظل، شکل وصورت بنانا جو چیز کی تمثیل ہے یعنی شئی جیسی ہے اس کی اصل ہیئت کی حکایت وعکس ہے صورت کی پیکر اور جسد ہو یا پیکر وجسم نہ ہو۔ اور بعض فقہاء کے بقول اس کا سایہ ہو یا نہ ہو۔ اور صورت کا اطلاق محض چہرہ پر بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے "نهیٰ النبی ﷺ ان تضرب الصورة (صحیح بخاری) نبی اکرم ﷺ نے چہرہ پر مارنے سے منع فرمایا۔

تصویر کا حکم: امام نوویؒ فرماتے ہیں: قال اصحابنا وغیرهم من العلماء صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث وسواء صنعه بما یمتهن أو بغیره فصنعته حرام بکل حال لأن فیه مضاهاة لخلق الله تعالیٰ وسواء ما کان فی دینار أودرهم أو بساط او ثوب أو فلس اوانا‌ء اوحائط وغیرها: شوافع اور دوسرے علماء کے نزدیک جاندار کی تصویر انتہائی سخت انداز میں حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ کیونکہ احادیث میں اس پر شدید ترین دھمکی دی گئی ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ تصویر ایسی چیز پر بنائی کہ اس کی توہین کی جاتی ہے یا کسی اور چیز پر تصویر بنانا، ہر حالت میں حرام ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ تصویر کپڑے پر ہو یا بچھونے پر، درهم ودینار یا پیسے پر ہو یا برتن اور دیوار پر یا کسی اور چیز پر۔ آگے لکھتے ہیں۔ لا فرق فی هذا کله بین ما له ظل او ما ظل له، اس میں کوئی فرق نہیں تصویر کا سایہ ہو یا سایہ نہ ہو۔ اور فرماتے ہیں۔ "جماهیر العلماء من الصحابة والتابعین ومن بعدهم" صحابہ تابعین اور بعد کے علماء کی اکثریت کا یہی قول ہے اور هو مذهب الثوری ومالک وابی حنیفه وغیرهم. امام ثوریؒ، امام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے فقہاء کا بھی یہی موقف ہے (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۹۹ پاکستانی نسخه، عمدة القاری ج ۱۰ ص ۳۰۹)

ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ) کے نزدیک، ہر قسم کی تصویر اس کا سایہ ہو یا نہ ہو حرام ہے۔ اور مالکیہ کے ہاں اختلاف ہے علامہ دردیر، "شرح الصغیر علی مختصر خلیل" میں لکھتے ہیں۔ " الحاصل ان تصاویر الحیوانات تحرم اجماعاً ان کانت کاملة لهاظل مما یطیل استمراره، بخلاف ناقص عضو لا یعیش به لو کان حیوانا وبخلاف مالا ظل له کنقش ورق اوجدار وفیما لا یطیل استمراره خلاف، والصحیح حرمته. (الصاوی علی الشرحی الصغیر ج ۲ ص ۵۰۱) بحواله تکمله فتح الملهم ج ۴ ص ۱۵۹) خلاصہ یہ ہے جانداروں کی تصاویر بالاتفاق حرام ہیں۔ جب وہ کامل ہوں سایہ دار ہوں جو طویل عرصہ تک رہتی ہیں۔ اگر ان کا ایسا عضو نہ ہو جس کے سبب جاندار زندہ نہ رہ سکتا ہو اس میں اختلاف ہے۔ اسی طرح جس تصویر کا سایہ نہ ہو جیسے جب وہ کاغذ یا دیوار پر منقش ہو یا ایسی چیز پر بنی ہو جو تادیر نہیں رہتی اس میں اختلاف ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ وہ بھی حرام ہے۔

وہ حضرات جو غیر سایہ دار کی تصویر کو جائز سمجھتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ رقم فی الثوب کپڑے پر نقش کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ لیکن رقم فی الثوب کو تصویر قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ اس سے مراد غیر جاندار کی تصویر ہے اس کی تائید حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے ہوتی ہے وہ بیان فرماتی ہیں قدم رسول اللہ ﷺ من سفر وقد سترت سهوة بقرام فیه تماثیل فلما راه رسول الله ﷺ هتکه (متفق علیه) رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے ایک باریک باتصویر پردہ سے طاقچہ کو ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو پھاڑ ڈالا۔

دوسری حدیث ہے "میں نے تصاویر والا گدا خریدا تو نبی اکرم ﷺ دروازہ پر کھڑے ہو گئے اندر داخل نہ ہوئے۔ تو میں نے عرض کیا مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی کی طلب گار ہوں۔ آپ نے فرمایا ما هذه النمرقه؟ یہ گدا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ آپ ﷺ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیامة۔ قیامت کے دن ان تصویر سازوں کو عذاب پہنچایا جائے گا (صحیح بخاری) اس کے تحت حافظ ابن حجر لکھتے ہیں " یستفاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منه انه لا فرق فی تحریم التصویر بین ان تکون الصورة لها ظل او لا وبین ان تکون مدهونة أو منقوشة او منقورة او منسوجة (فتح الباری دارالسلام ج ۱۰ ص ۴۷۹)
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کے حرام ہونے میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کا سایہ ہے یا نہیں ہے وہ رنگ سے بنی ہے منقش ہے یا کھودی گئی ہے یا بُنی گئی ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ یؤید التعمیم فیما له ظل أو فیمالا ظل له ما اخرجه احمدمن حدیث علی ان النبی ﷺ قال ایکم ینطلق الی المدینة فلا یدع بها وثنا الا کسره ولا صورة الا لطخها ای طمسها (فتح الباری ج ۱۰ ص ۴۷۱) ہر قسم کی تصویر حرام ہے اس کا سایہ ہو یا نہ ہو، اس کی دلیل مسند احمد کی حضرت علیؓ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون مدینہ جائے گا اور اسے جو وثن بت مجسمہ ملے گا اسے توڑ دے گا اور ہر تصویر کو مٹا دے گا۔ اور اس کی تائید حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں ایک گھر میں داخل ہوئے ایک مصور کو دیوار پر تصویر بناتے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنائی" ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقی "اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو میری تخلیق کی مشابہت اختیار کرتا ہے اس کی توضیح میں امام ابن بطال مالکی فرماتے ہیں" فهم ابو هریرةؓ ان التصویر یتناول ماله ظل وما لیس له ظل فلهذا انکر ما ینقش فی الحیطان (فتح الباری ج ۱۰ ص ۴۷۴) حضرت ابوہریرہؓ نے تصویر کا اطلاق سایہ والی اور غیر سایہ والی پر کیا ہے اس لیے دیوار پر نقش بنانے پر اعتراض کیا۔

کیا تصویر کا اطلاق صرف اس تصویر پر ہوتا ہے جو ہاتھ سے بنائی جائے؟ بعض علماء کا نظریہ یہ ہے کہ تصویر شمسی یا تصویر فوٹوگرافی یہ عکس اور فوٹو ہے یہ ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر نہیں ہے جو حرام ہے۔ لیکن یہ رائے اور موقف درست نہیں ہے کیونکہ تصویر عام ہے وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ سے اس کو تصویر ہی کہتے ہیں۔ جس طرح ہاتھ ایک آلہ اور ذریعہ ہے جس سے تصویر بنائی جاتی ہے۔ کیمرہ بھی آلہ اور ذریعہ ہے جس سے تصویر کھینچی جاتی ہے اور کیمرہ کا استعمال ہاتھ ہی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ہاتھ کے ذریعہ کیمرہ میں فلم ڈالی جاتی ہے اور ہاتھ ہی سے اس فلم کے نوک پلک سنوارے جاتے ہیں۔ اور اس کو صاف شفاف بنایا جاتا ہے اور جس کی تصویر لینی ہوتی ہے اس کی طرف کیمرہ کا رخ ہاتھ کے ذریعہ ہی درست کیا جاتا ہے۔
شیخ مصطفیٰ الحمامی اپنی کتاب النهضة الاصلاحیة ص ۵۲۵ پر لکھتے ہیں: جو حضرات یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہتے ہیں کہ کیمرہ کے ذریعہ بنائی گئی تصویر میں ہاتھ کا دخل نہیں اس لیے حرام نہیں ہے ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو چیر نے پھاڑنے والا شیر چھوڑ دیتا ہے اور وہ کسی کو قتل کر دیتا ہے یا بجلی کا کرنٹ کھول دیتا ہے جس سے ہر چیز تباہ ہو جاتی ہے یا کھانے میں زہر کی آمیزش کر دیتا ہے جسے کھانے والا مر جاتا ہے۔ جب اس سے پوچھا جاتا ہے تو نے اسے قتل کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے نہیں میں نے قتل نہیں کیا بلکہ شیر، بجلی اور زہر نے قتل کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں۔ من صور صورة فی الدنیا کلف یوم القیامة ان ینفخ فیھا الروح ولیس بنا فخ (متفق علیہ) صحیح بخاری کتاب اللباس حدیث ۵۹۶۳ صحیح مسلم کتاب اللباس حدیث نمبر ۲۱۱۰) جس شخص نے دنیا میں تصویر بنائی اس کو قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ روح پھونک نہیں سکے گا۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے ۔" ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیامة یقال لھم احیو ما خلقتم" (صحیح البخاری کتاب اللباس حدیث نمبر ۵۹۵۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب پہنچایا جائے گا انہیں کہا جائے گا جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

ان احادیث میں سے پہلی حدیث میں لفظ "صورة" نکرہ ہے جو عموم پر دلالت کرتا ہے اور اس کا اطلاق ہر قسم کی تصویر پر ہوتا ہے وہ کپڑوں پر نقش ہو یا کاغذ پر، اس کا مستقل جسم ہو یا جسم نہ ہو وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ سے، ہر شکل کو لغت کی رو سے تصویر کہتے ہیں جیسا کہ لغوی بحث میں گزر چکا ہے اور حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں " یصنعون" کا لفظ آیا ہے اور یہ بھی عام ہے کسی آلہ یا ذریعہ کی تخصیص نہیں ہے کہ وہ ہاتھ سے بنی ہے یا کیمرہ سے یا کسی اور آلہ ٹی وی، ویڈیو سے۔

ٹی وی اور ویڈیو کی تصویر......

بعض علماء کا موقف ہے کہ ٹی وی اور وڈیو کی تصویر تصویر نہیں ہے وہ تو محض سایہ یا عکس ہے جس طرح شیشہ میں انسان کا عکس آ جاتا ہے یا پانی پر اس کا عکس پڑتا ہے یا دھوپ میں اس کا سایہ نظر آتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ بھی قیاس مع الفارق ہے کیونکہ شیشہ، پانی یا دھوپ میں عکس بننے میں انسان کا کوئی دخل نہیں ہے یہ قدرتی طور پر بن جاتا ہے، بنایا نہیں جاتا جبکہ ٹی وی اور وڈیو کی صورت میں خود بنایا جاتا ہے خود بخود نہیں بنتا۔ اس لئے اللہ کی تخلیق ہے مزید براں (۱) یہ عکس عارضی اور فانی ہے جب تک انسان شیشہ یا پانی کے سامنے ہے اور دھوپ میں چل رہا ہے یہ عکس قائم رہے گا اور جوں ہی انسان اس کے سامنے نہیں رہے گا، عکس ختم ہو جائے گا اس کا نشان بھی باقی نہیں رہے گا جبکہ ٹی وی اور وڈیو وغیرہ میں اس عکس کو محفوظ کر لیا جاتا ہے اور اسکے محفوظ کرنے لے لئے آلہ اور ہاتھ دونوں استعمال ہوتے ہیں اور یہ عکس طویل عرصہ کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے، نقش برآب نہیں ہے۔ (۲) ان قدرتی اشیاء میں عکس اظہار شخصیت اور رونمائی کے لئے نہیں شخصی اور ذاتی حیثیت سے ہے خود دیکھتا ہے دکھاتا نہیں ہے۔ اور ان آلات کے ذریعے بے شمار لوگوں کے فوٹو بیک وقت بنائے جاتے ہیں اور ان کی رونمائی ہوتی ہے یعنی دوسروں کو دکھائے جاتے ہیں۔ فلم اور سی ڈیز کے ذریعے ان کو لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور وہ جب چاہیں آلات کے ذریعے اس کو دیکھ سکتے ہیں اور لوگوں پر اثرات ڈالتے ہیں۔ آجکل ٹی، وی چینلز کی کارستانیاں اپنے رنگ دکھا رہی ہیں کہ لوگوں میں اشتعال پیدا کر کے تباہی کا باعث بن رہی ہیں۔ (۳) شیشہ میں ہر انسان مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے اور عورتیں میک اپ کر کے بن سنور کر اپنا چہرہ دیکھتی ہیں اور اس پر کوئی پابندی نہیں کیونکہ اس سے دوسروں کے جذبات نہیں بھڑکتے۔ اگر ٹی، وی اور وڈیو کی تصویر، تصویر نہیں ہے تو کیا عورتوں کی وڈیو تیار کرنا درست نہیں ہوگا اور ان کا ٹی وی کے سامنے ننگے سر، ننگے منہ میک اپ کر کے آنا جائز نہیں ہوگا؟ کیا اس پر پابندی عائد کرنا ممکن ہوگا اور باتصویر رسالوں میں ان کے جو فتنہ ساماں پوز شائع ہوں گے ان پر قدغن عائد کرنا آسان ہوگا؟ ان آلات کے ذریعہ جو بے حیائی اور بے شرمی پر مبنی مناظر عام ہو رہے ہیں اور عریانی اور فحاشی نے وبا کی صورت اختیار کر لی ہے اس کے سامنے بند باندھنا کیا جوئے شیر بہانے کے مترادف نہیں ہوگا۔

ایک فقہی اصول اور ضابطہ ہے کہ "الضرورات تبیح المحظورات" مجبوری اور اضطرار سے ناجائز چیز مباح ہو جاتی ہے اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ضرورت اور مجبوری کا دائرہ کیا ہے اس کی تعیین یا تحدید ہو سکتی ہے یا نہیں اگر یہ عام ہے تو ہمارے ملک کی تباہی کا باعث عدالت کا نظریہ ضرورت ہی بنا ہے۔ اس پر تمام حضرات کیوں معترض ہیں اور اس کے دفن کرنے پر کیوں زور دیا جا رہا ہے۔ اگر تبلیغ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دین اور دینی مصالح کے تحت تصویر کو جائز قرار دیا جائے گا تو کیا دوسروں کو تصویر سے روکا جا سکے گا اور کیا دین کی تبلیغ اور اشاعت کے لیے تصویر اور فوٹو کا ہونا ضروری ہے یا مجبوری کیا تصویر کے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا؟ اس کا نتیجہ تو یہ ہوگا کہ آپ کھڑے ہونے کی اجازت دیں لیٹنے کی جگہ ہم خود بنالیں گے۔ دین کے لئے دین کے مخالف اور متصادم ذرائع سے کام لینا کیا دینی طور پر درست ہوگا؟ اپنی سوچ کے مطابق جماعۃ الدعوہ اور تبلیغی جماعت وسیع پیمانے پر دعوت دین، بغیر تصویر کے استعمال کے دے رہے ہیں اور آج تصویر کے سوا بھی اس قدر ذرائع ابلاغ پیدا ہو چکے ہیں جن کا کوئی شمار نہیں آخر ان سب سے کیوں کام نہیں لیا جاتا اور ان کے ذریعے دین کیوں نہیں پھیلایا جاتا۔ سب سے بڑا اور موثر ذریعہ اپنا عمل اور سیرت و کردار ہے ہم اس سے اس قدر کیوں غافل ہو چکے ہیں جو دعوت دین اور اشاعتِ دین کا نبوی اور منصوص ذریعہ ہے اور موثر ترین بھی ہے۔

سدِ ذرائع جس طرح الضرورات تبیح المحظورات ایک فقہی اصول اور قاعدہ ہے۔ اس طرح سدِ ذریعہ بھی ایک اصول اور ضابطہ ہے اور وہ افعال جو فساد و بگاڑ کا باعث بنتے ہیں اُن کی دو صورتیں ہیں (۱) وہ افعال جو ذاتی حیثیت سے حرام ہیں اور خرابی کا باعث ہیں۔ (۲) وہ افعال جو ذاتی حیثیت سے مباح اور جائز ہیں۔ پہلی قسم کے افعال جو طبعی طور پر ہی خرابی بگاڑ اور نقصان کا باعث ہیں۔ ان افعال کے ممنوع ہونے میں ائمہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر کے ضرر اور نقصانات کا دائرہ انتہائی وسیع ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں اثمهما اکبر من نفعهما۔ ان کے فوائد سے نقصانات کہیں بڑھ کر ہیں۔ عریانی، فحاشی اور بے حیائی کے فروغ میں اُن کا کردار اور رول بہت زیادہ ہے۔ اس لیے اس اصول کی رو سے ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر کو تصاویر کے حکم سے نکالنا خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔ یہ تصاویر تو اصل سے بھی زیادہ پرکشش اور جاذب نظر ہوتی ہیں۔ خاص کر جب رنگین ٹی وی پر دیکھی جائیں اور نسلِ نو کی اخلاقی حالت کا بگاڑ اور مرد و زن کا اختلاط اس بگاڑ کا چلتا پھرتا نمونہ ہے۔ اس لیے ان تصاویر کو تصاویر کے زمرہ سے نکالنا قومی و دینی غیرت اور شرم و حیا کا جنازہ نکال دے گا۔ اس لیے اس کا دروازہ نہیں کھولنا چاہیے۔

© rasailojaraid.com